از قلم خواجہ عبد الحمید آف قادیان حال لودھراں

مرزا محمود خلیفہ قادیان کی فراری

کی داستان

ماضی و مستقبل

۳ مارچ ۱۹۴۷ء کو دوپہر کی خبروں میں ریڈیو پاکستان لاہور نے سر خضر حیات وزیر اعظم پنجاب کی وزارت کے استعفیٰ کی خبر نشر کی۔ میں اس وقت گورداسپور کے شہر میں صاحبزادہ افتخار احمد رضا سجادہ نشین "مکان" ـــــ کے ہمراہ مسٹر رئیس احمد محسن ایم اے سی۔ ڈی او (C.D.O) گورداسپور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اس خبر سے صاحبزادہ صاحب چونک اٹھے اور فرمایا کہ "اب ہندو مسلم فسادات ہونے کا شدید خطرہ ہے اور ہم کو ضلع گورداسپور کے دیہاتی مسلمانوں کی حفاظت کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ اور ان کو خطرہ سے آگاہ کرنا چاہیئے" مجھے صاحبزادہ صاحب نے فوراً قادیان پہنچنے کا حکم دیا۔ میں شام کو قادیان پہنچا۔ ۵ مارچ ۱۹۴۷ء کو پہلی خبر ہندو مسلم فسادات کی ابتدا کی امرت سر سے ملی۔ یہ خبر سارے پنجاب میں آگ کی طرح پھیل گئی امرت سر میں کرفیو کے لگنے کا حکم ہوگیا۔ مسلمان گھر گئے اور ہندوؤں سکھوں نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں کو ریلیف دینے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ مولوی محمد یعقوب صاحب مبلغ جمعیت اہلحدیث موضع بھامڑی (جو قادیان سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے) نے قادیان کی مسجد ارائیاں میں امداد اکٹھی کرنے کی تجویز پر دردناک تقریر کی اور اس وقت امرت سر کے مسلمانوں کی امداد کے لیے ریلیف کمیٹی بنائی گئی جس کا سیکرٹری مجھے بنایا گیا۔ چنانچہ جو کچھ ہو سکا۔ روپیہ، گندم اور کپڑے اکٹھے کر کے امرت سر پہنچائے گئے۔

مرحوم لیاقت علی خاں اور پنڈت جواہر لال نہرو، دونوں نے مل کر امرت سر کا بذریعہ

ہوائی جہاز دورہ کیا۔ امرتسر کا ہال بازار، کرموں ڈیوڑھی، سبزی منڈی، جل کر راکھ ہو چکے تھے اور ملبہ کے ڈھیر پہاڑ کی شکل میں پڑے تھے۔ ہمارے پاس سوائے اللہ کی امداد کے دیگر کوئی ذریعہ نہ تھا۔ میں بڑی مشکل سے شریف پورہ پہنچا تاکہ کچھ حالات سے آگاہ ہو سکے وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ماسٹر تارا سنگھ اکالی لیڈر نے گورنر پنجاب (جو انگریز تھا) کو اس مضمون کا تار دیا ہے کہ مسلمانان امرتسر سکھوں سے کرپانیں چھین لیتے ہیں اور سکھوں کو مسلمانوں کی طرف سے جانوں کا شدید خطرہ ہے۔ سکھوں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ ہم نے اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ مسلمان باوجود نہتے ہونے کے ان کی رگوں میں اسلامی خون موجود ہے۔ دل میں حکیم دوراں، لاہوری درویش علامہ اقبال کا شعر یاد آگیا ؎

کافر ہے تو شمشیر پہ رکھتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

امن کمیٹیاں

ابھی یہ فساد کی آگ دیہات میں نہیں پہنچی تھی لیکن اس ہندو مسلم سکھ کشیدگی کی آگ پھیلنے کا امکان ہو چکا تھا۔ قائداعظمؒ اور گاندھی کی امن سے رہنے کی اپیل شائع ہوئی مگر دلوں میں جب آگ بھڑک چکی ہو تو بکوم اس کا بجھنا مشکل ہوتا ہے۔ مختلف مقامات پر عوام اور حکام کی طرف سے امن قائم رکھنے کی غرض سے امن کمیٹیاں بننا شروع ہو گئیں اس وقت قادیان میں بھی امن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے صدر مرزا عزیز احمد (مرزائی) ایم اے ریٹائرڈ اے۔ ڈی۔ ایم لاہور جو ان دنوں قادیان میں ناظر تھے۔

نائب صدر:	لالہ اگیا رام صراف	ہندو نمائندہ
جنرل سکرٹری:	خواجہ عبدالحمید	مسلمانوں کا نمائندہ
پروپیگنڈہ سکرٹری:	سردار حکم سنگھ بی اے	سکھ نمائندہ
جائنٹ سکرٹری:	مسٹر برکات احمد راجیکی بی اے پسر مولوی غلام رسول راجیکی مبلغ جماعت مرزائیہ	

سب کی مشترکہ کوشش تھی کہ قادیان و علاقہ قادیان میں بدامنی نہ ہو۔ کیوں کہ

گورداسپورہ ضلع مسلمانوں کی اکثریت کا ضلع تھا۔ غالباً یہی توقع تھی کہ یہ سالم ضلع پاکستان میں شامل ہوگا۔ لہٰذا قادیان کے ہندو سکھ عوام کی حفاظت علاقہ کی حفاظت ملکی امور اسلامی خیرخواہی کے جذبہ کے تحت ضرور ہے۔

امن کمیٹی کی طرف سے پوسٹر، ہینڈبل، اشتہارات شائع کیے گئے اور علاقہ کے عوام کو پرامن رہنے کی تلقین و اپیل کی گئی، جس پر اپنے اپنے طبقہ کے ذمہ دار حضرات کے دستخط تھے جن میں قابل ذکر یہ ہیں:۔

★ مرزائیوں کی طرف سے:۔

۱۔ مرزا عزیز احمد ایم اے

۲۔ مولوی اللہ دتہ کیرہی عرف عام جالندھری مبلغ سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ)

۳۔ سید ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ (جو خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد کا سالا تھا)

۴۔ مسٹر برکات احمد راجیکی پیانٹنٹ سکرٹری۔

۵۔ مولوی عبدالرحمن جٹ جنرل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ قادیان

★ مسلمانوں کی طرف سے:۔

۱۔ خواجہ عبدالحمید جنرل سکرٹری امن کمیٹی قادیان۔

۲۔ شیخ علی محمد

★ ہندوؤں کی طرف سے:۔

۱۔ لالہ آگیارام سراف نائب صدر

۲۔ لالہ ہری رام بزاز میونسپل کمشنر قادیان

★ سکھوں کی طرف سے:۔

۱۔ سردار حکم سنگھ پروپیگنڈہ سکرٹری

۲۔ جتھیدار پرتاپ سنگھ اکالی صاحبان

کے دستخط تھے۔ امن کمیٹی کے عام جلسے سبزی منڈی میں جو ڈاک خانہ قادیان کے ملحقہ تھی ہوتے تھے۔ جس میں مرزا ناصر احمد ایم اے حال امام جماعت مرزائیہ خلیفہ ثالث

ابن مرزا محمود احمد خلیفہ دوم و دیگر مذکورہ بالا صاحبان امن کے موضوع پر تقریریں کرتے تھے اور علاقہ کے لوگ کثرت سے شامل ہوتے اور امن کمیٹی کے ساتھ تعاون کرتے۔

پاکستان کا اعلان

جون ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کی کارروائی کی تکمیل ہوتی رہی۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قادیان میں حکم پہنچا کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو قادیان کی سرکاری عمارات پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا جائے قادیان کے تھانہ کا انچارج گیانی ہزارہ سنگھ تھا۔ اس نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو تھانہ کو بجلی کے قمقموں سے سجایا اور کہا کہ پہلے ہم انگریزی حکومت کی ملازمت کرتے تھے۔ اب پاکستانی حکومت کی ملازمت کریں گے۔

ہندوؤں کی نقل مکانی

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اس حکم کے سنتے ہی، ہندوؤں کے بہت سے سرکردہ خاندان، قادیان سے راتوں رات ہی نقل مکانی کر گئے۔

۳ جون ۱۹۴۷ء کے بعد ضلع ہوشیارپور ضلع جالندھر کے ملحقہ دیہات کے مسلمان، قادیان اور گرد و نواح کے دیہات میں آ بسے تھے۔ کیونکہ ان علاقوں کا اعلان ہونے والا تھا کہ وہ ہندوستان میں شامل کر دیے جائیں گے اور قادیان پناہ گزینوں کا کیمپ بن چکا تھا۔

ضلع گورداسپور ہندوستان میں شامل کر دیا گیا

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء کو یکایک شام کو ریڈیو پاکستان لاہور کی طرف سے خبر نشر کی گئی کہ ریڈکلف ایوارڈ کے تحت لارڈ مونٹ بیٹن وائسرائے ہند کے فیصلہ کے تحت ضلع گورداسپور تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تحصیل بٹالہ، تحصیل گورداسپور، تحصیل پٹھانکوٹ ہندوستان میں شامل ہوں گی اور تحصیل شکرگڑھ پاکستان میں شامل ہوگی۔ یہ خبر سنتے ہی پناہ گزینوں پر بجلی گر گئی۔ اور عام مسلمانوں پر اوس پڑ گئی اور عید محرم میں تبدیل ہو گئی۔

پہلے پہلے مرزائی جماعت اپنے ولی انگریز پر تکیہ لگائے بیٹھی تھی کہ قادیان کے مرزائیوں نے بونڈری کمشن کے پاس میمورنڈم پیش کر رکھا تھا کہ قادیان کو بین الاقوامی یونٹ قرار دیا جائے اور انگریز آقا نے ممکن ہے کچھ وعدے وعید کر رکھے ہوں۔ لہذا ان اندرونی وعدے

دعیسر کی وجہ سے اخبار الفضل قادیان، مرزا محمود خلیفہ قادیان کے خود ساختہ کشف اور رویا شائع کرتا رہتا تھا اور اوٹ پٹانگ الہام شائع کرتا تھا۔ جس میں گول مول باتیں، طفل تسلیاں ہوتیں۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ "ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب پھر کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہر تقسیم اصولاً غلط ہے۔" (بیان مرزا محمود خلیفہ قادیان۔ الفضل ۱۳ اپریل ۴۷ء)

۲۔ **گاندھی جی سے ہم بستری**

"میں نے دیکھا کہ گاندھی جی مجھ سے ملنے آئے ہیں اور وہ میرے ساتھ ایک ہی بستر پر سو گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں مل کر رہنے میں فائدہ ہے۔" (خواب میاں محمود احمد ۱۶ اپریل ۴۷ء)

۳۔ **اکھنڈ ہندوستان رہے۔**

"ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جاوے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ بے شک یہ کام مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد رہیں تاکہ احمدیت (مرزائیت) اس وسیع بیس (Base) میں ترقی کرے۔ چنانچہ اس رویا (خدائی اشارہ) میں اس طرف اشارہ ہے کہ ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو (میاں محمود پاکستان بننے کا نام افتراق رکھتے ہیں) اس لیے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں الگ الگ رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ (الفضل قادیان۔ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

متحدہ ہندوستان

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ اگر عارضی علیحدگی ہو تو یہ اور بات ہے۔ ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش

کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائے" (بیان خلیفہ محمود اخبار الفضل قادیان ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

تشویشناک حالات ملاحظہ ہو۔

" پہلے سکھوں نے ارد گرد کے دیہات پر حملے کر کے مسلمانوں کو مار بھگایا (اور قادیانی مرزائی تماشا دیکھتے رہے) اور ان کے مال و متاع کو لوٹ کر جلا دیا۔ پھر قادیان کا رخ کیا۔ حکومت کی مدد سے رسل و رسائل کے تمام اسباب منقطع کر دیئے۔ یہاں تک کہ قادیان کے وہ ہوائی جہاز جو ارد گرد کی خبر لاتے تھے اور مصیبت زدہ مسلمانوں کی کچھ نہ کچھ مدد کرتے تھے۔ (یہاں مسلمانوں سے مراد فرقہ مرزائیہ ہے) ان کی پرواز بھی ممنوع قرار دے دی گئی۔ اسی اثنا میں سکھوں نے مختلف محلوں میں لوٹ مار شروع کر دی اور جن مقامات سے عورتوں اور بچوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا تھا۔ ان پر قبضہ کر لیا۔ خان بہادر نواب محمد دین سابق ڈپٹی کمشنر (جس نے ۱۹۴۶ء کے الیکشن میں میاں ممتاز محمد دولتانہ صدر مسلم لیگ پنجاب کا خضری ٹکٹ پر مقابلہ کیا تھا اور بری طرح شکست کھا گیا تھا) و سابق وزیر ...دھ پور کا گھر لوٹ لیا گیا اور بھی کئی گھروں سے ہزاروں روپے کی مالیت کے زیورات نکال لیے گئے........ ان حالات کے پیش نظر خلیفہ صاحب قادیان نے اپنا مرکز جودھامل بلڈنگ لاہور میں تبدیل کر لیا ہے اور اس کا نام احمدیہ پاکستان مرکز رکھا گیا ہے۔ اس جگہ قادیان سے آئے ہوئے پناہ گزین فروکش ہیں۔ اور اخبار الفضل یہیں سے شائع ہوتا ہے۔" (پیغام صلح لاہور یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء)

قادیان میں قتل و غارت

" افسوس ہے کہ قادیان کے حالات دن بدن زیادہ ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ تازہ حالات سے پتہ چلتا ہے کہ جناب میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا مکان بیت الحمد اور چوہدری ظفر اللہ کی کوٹھی لی گئی۔ محلہ دار الرحمت اور محلہ دار الانوار میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا جس میں کہا جاتا ہے کہ ڈیڑھ دو صد آدمی شہید ہوئے مسجد میں گرد و نواح کے ہندو مکانات سے بم پھینکے گئے۔ جس سے دو آدمی شہید

ہوئے۔" (پیغام صلح لاہور ۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء)

قادیان چھوڑنے کے تاثرات

"ہم نے انڈین یونین کو اپنی پرانی روایات یاد دلاتے ہوئے کہا کہ قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے اور عہد کرتے ہیں کہ ہم حکومت کے پورے وفادار رہیں گے۔ ہمارے عہد کرنے اور یقین دلانے کے باوجود ملٹری و پولیس نے قادیان کے نواحی محلوں پر حملے شروع کر دیے ...... حالات اس قدر نازک صورت اختیار کر گئے کہ عاشقانِ احمدیت ہجرت پر مجبور ہو گئے اور اس قدر انہیں صدمہ ہوا کہ ہجرت کے بعد سلسلہ کے بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے بعض صحابہ اس دارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔

اے کاش! انڈین یونین میری اس بات کو سمجھے کہ احمدیوں نے قادیان اور ...یان والوں کی خاطر ساری دنیا کو چھوڑا ہے۔ اب وہ ان کو چھوڑ کر کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔"

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ عبدہ المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید (الفضل ۲۶ر مئی ۱۹۴۸ء)

ربوہ

احمدیوں کا نیا مرکز پاکستان کے ضلع جھنگ چنیوٹ سے پانچ میل کے فاصلہ پر چناب کے پار ربوہ کے نام سے آباد کیا ہے .... آبادی کیلئے سر دست ۱۰۳۴ ایکڑ زمین قیمتاً خریدی گئی ہے (جو فرانسس موڈی انگریز گورنر پنجاب سے غالباً ایک آنہ مرلہ پر خریدی گئی) .... یہ جگہ لائل پور، سرگودہا کے عین وسط میں ہے۔ اس وقت ربوہ کی آبادی ایک ہزار نفوس پر ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کے علاوہ حضرت امیر المومنین کی رہائش گاہ لنگر خانہ، مہمان خانہ اور نور ہسپتال کی عارضی عمارتیں تیار ہو چکی ہیں۔"

(اخبار الرحمت لاہور ۱۲ر نومبر ۱۹۴۹ء)

حلف نامہ

"میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز بنایا ہے۔ میں اس حکم کو پورا کرنے کے لیے ہر قسم کی کوشش اور جد وجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور میں اپنے نفس کو اور اپنی بیوی بچوں کو اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت یہی ہوئی اپنی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لیے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول کے لیے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کے لیے تیار رہیں۔

اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما (ملاحظہ ہو پاکستان میں مرزائیت مؤلفہ مرتضےٰ احمد خاں میکش لاہور)

غور کا مقام

مرزائیوں کا اکھنڈ بھارت بنانے کا خیال دل میں ہے۔ پھر اس حلف نامہ میں ہر قسم کی کوشش کا جامع لفظ موجود ہے۔ دانش مندوں کے لیے ہر قسم کی کوشش کا لفظ قابل غور ہے۔ اسے سرسری طور پر خیال کرنا یا نظر انداز کر دینا کسی وقت بھی خطرہ کا باعث ہو سکتا ہے بہی خواہان پاکستان اگر محتاط نہ ہوئے تو آئندہ کیا کچھ نتائج برآمد ہوں گے .... یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ (فرار کس طرح ہوئی؟ —— آئندہ ملاحظہ فرمائیے)